# 145627- مریض والدہ کی دیکھ بھال کرنے والا شخص شادی کرنا چاہتا ہے

## سوال

میں چوبیس برس کا ہوں اور میری والدہ بہت زیادہ بوڑھی ہے، جب میں دس برس کا تھا تو والد صاحب فوت ہو گئے تھے، چھ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا ہوں میرے سب بہن بھائی شادی شدہ ہیں، لیکن میری شادی نہیں ہوئی جس کی بنا پر والدہ میرے ساتھ ہی رہتی ہیں.

والدہ ضعیف اور کمزور اور مریض ہیں، اور انہیں دیکھ بھال کی اشد ضرورت ہے، میں اپنی استطاعت کے مطابق والدہ کا خیال کرتا ہوں، لیکن انہیں مزید دیکھ بھال کی ضرورت ہے مشکل یہ ہے کہ میرا بڑا بھائی مصر ہے کہ میں والدہ کو اپنے ساتھ ہی رکھوں کیونکہ میری شادی نہیں ہوئی.

اصل حقیقت یہ ہے کہ بھائیوں پر بھابھیوں کو دباؤ ہے اور وہ میری والدہ کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتیں، اس لیے مجھے اکیلے ہی ہر وقت والدہ کے پاس رہنا پڑتا ہے، مجھے اس کی تو کوئی پریشانی نہیں کیونکہ اس سے مجھے اجر عظیم حاصل ہو رہا ہے.

لیکن جیسا کہ معلوم ہے کہ ایک آدمی تو عورت کے حق کو پورا نہیں کر سکتا جس طرح دوسری عورت کر سکتی ہے اور پھر عورتیں ایک دوسری کا حال بھی جانتی ہے جو مرد کے علم میں نہیں، میرے پاس اس کا ایک اور حل بھی ہے کہ میں شادی کر لوں، لیکن مجھے خدشہ ہے کہ میری بیوی بھی کہیں بھابھیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ نہ کہنا شروع کر دے کہ باقی کو چھوڑ کر صرف میرے ذمہ ہی تو آپ کی والدہ کی خدمت کرنا فرض نہیں ؟!

یا پھر میں کوئی ایسی بیوی تلاش کروں جو میری والدہ کی خدمت کرنے پر راضی ہو لیکن اس میں وہ خوبصورتی و جمال نہ پایا جائے جو میں پسند کرتا ہوں یا ایک مرد تلاش کرتا ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کوئی بھی لڑکی قبول کر لوں جو میری والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال کے مقابلہ میں کچھ شروط بھی رکھے اور مجھے وہ قبول کرنا پڑیں.

اور میں اپنے بھائیوں کو اس کے متعلق بتاؤں اور آپس میں والدہ کی دیکھ بھال کو تقسیم کر لیں، یا اس سلسلہ میں کیا ہونا چاہیے ؟

اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان کا رد عمل اور جواب کیا ہو گا، آیا وہ تسلیم کریں یا نہیں اور اگر نہ مانیں تو پھر ان کے ساتھ معاملات کیسے ہوں ؟

برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں کوئی نصیحت اور راہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں.

## پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ بیمار والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے پر آپ کو اجر عظیم سے نوازے، اچھے اور عزت والے بچوں کی صفت یہی ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرتے ہیں، اور یہ عمل ایسا ہے جو اللہ کے ہاں کبھی ضائع نہیں ہو گا.

اور پھر اس عمل کا اثر بھی اچھا اور مبارک ہے ان شاء اللہ آپ کو اس کا پھل دنیا و آخرت دونوں میں نظر آئیگا، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ یہ عمل خالصتا اللہ کے لیے کریں، اور اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے رہیں، اس سے پیچھے مت ہٹیں.

بڑھاپے کی حالت میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (49719) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم :

اگر کوئی عورت نہ ملے جو والدہ کی دیکھ بھال کر سکتی ہو مثلا آپ کی بہن یا بھابھی تو پھر آپ کے لیے والدہ کی طہارت ولباس کے متعلق دیکھ بھال کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ اسے شرعی ضرورت کی بنا پر کر رہے ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میری بہن شادی شدہ ہے اور اللہ کی قدرت کے میری بہن کے سسر کو فالج ہوگیا ہے اور وہ صاحب فراش ہے اپنے بستر سے اٹھنے کی سکت نہیں رکھتا، میری بہن ہی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور ان کے پاس کوئی ملازمہ بھی نہیں، بلکہ وہی اسے دھوتی اور لیٹرین میں لے کر جاتی ہے اور اس کا لباس تبدیل کرتی ہے، کیا وہ میری بہن کا محرم شمار ہوتا ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"اگر اس کی دیکھ بھال کے لیے کوئی مرد نہیں تو بہو کے لیے ضرورت کی بنا پر اپنے سسر کی دیکھ بھال کرنا جائز ہے لیکن وہ شرمگاہ پر پردہ ضرور رکھے، اور اس کے پیچھے سے اسے دھوئے اور اپنے ہاتھ پر دستانہ یا پھر لفافہ چڑھالے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو}. انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (424/24).

سوم :

آپ کی شادی کے سلسلہ میں ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ کسی مومن اور عفت و عصمت اور اطاعت و فرمانبردار عورت کو اختیار کریں جو آپ کی ذات کے حقوق کا خیال رکھے.

رہا آپ کی والدہ کا معاملہ اور آپ کی بیوی کا اس کی دیکھ بھال کرنا اس سلسلہ میں عرض ہے کہ آپ جس دن رشتہ دیکھیں اور شادی کا پیغام دیں اسی دن سے آپ شادی میں یہ شرط رکھیں کہ والدہ کی دیکھ بھال کرنا ہوگی، تاکہ بعد میں کوئی چھپاؤ نہ رہے، بلکہ ابتدا سے ہی واضح ہو کہ بیوی نے آپ کی والدہ کی دیکھ بھال کرنی ہے.

اور آپ کی بیوی کو آپ کی بھابھیوں سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ آپ کی والدہ کی خدمت کرتی ہیں یا نہیں، اگر وہ آپ کی اس سلسلہ میں مدد و معاونت کریں تو الحمد للہ، اور اگر وہ اس کی مدد نہیں کرتیں تو پھر دوسروں کا آپ کی والدہ کے حق میں کوتاہی کرنا یہ عذر نہیں بن سکتا کہ آپ کی بیوی بھی آپ کی والدہ کی خدمت نہ کرے اور وہ بھی اس کے حق میں کوتاہی کی مرتکب ہو.

حالانکہ اصل میں آپ کی بیوی پر آپ کی والدہ کی خدمت کرنا واجب اور ضروری نہیں، لیکن اگر آپ شادی میں یہ شرط رکھتے ہیں اور وہ یہ شرط قبول کر کے آپ سے شادی کرتی ہے تو پھر یہ شرط اس پر آپ کی والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال لازم کریگی.

یہ تو آپ کی بیوی کے اعتبار سے ہے، لیکن آپ کے متعلق یہ ہے کہ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اصل میں آپ کی والدہ کی خدمت آپ پر فرض ہے، اس لیے آپ اس سارا بوجھ اپنی بیوی پر مت ڈالیں، چاہے آپ شادی میں اس کی شرط بھی رکھیں اور وہ قبول بھی کر لے.

بلکہ آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ حسب استطاعت اس سلسلہ میں اپنی بیوی کی معاونت کریں، اور یہ معاملہ آپس میں تعاون و مدد کے ساتھ حل کریں، تو اللہ تعالی آپ دونوں پر اپنی مدد نازل کرتے ہوئے آپ کو توفیق دیگا اور اس سلسلہ میں آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائیگا.

ہو سکتا ہے آپ کے بھائیوں کو بھی اس سے شرم آئے یا پھر انکی بیویوں کو شرم آئے یا وہ بھی خیر و بھلائی کی رغبت کرتے ہوئے آپ کی بیوی کے ساتھ والدہ کی خدمت میں شریک ہو جائیں، اور اسی طرح آپ کی بہن بھی والدہ کی خدمت کرنے لگے .

پھر یہ کوئی ضروری نہیں کہ جو آپ کی شرط قبول کرے وہ آپ کو ملنے والی پہلی عورت ہو، جیسے بھی اتفاق ہو اور جس حال میں بھی ہو؛ بلکہ یہ ممکن ہے کہ آپ اس عورت میں دین و امانت کے ساتھ ساتھ آپ کے حالات کو بھی قبول کرنے والا پائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ معقول جمال و خوبصورتی اور مرغوب صفات بھی پائیں.

اور ہو سکتا ہے وہ دین پر عمل کرنے والی ہو اور آپ کی والدہ کی خدمت کو اجر و ثواب حاصل کرنے کی غرض سے قبول کرلے، اور اپنے خاوند کے گھر والوں کی خدمت سمجھتے ہوئے اجر و ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرے.

مزید آپ سوال نمبر (130314) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

چہارم :

آپ کے لیے اس حالت میں آپ کی والدہ کا مساج کرنا جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ کام عورتیں کریں، چاہے وہ آپ کی بہن ہو یا پھر بیوی یا یا بھابھیاں یا کوئی دوسری عورت چاہے اجرت کے ساتھ ہی.

کیونکہ مساج کے لیے ایسی جگہ منکشف کرنا پڑتی ہے جسے منکشف نہیں کرنا چاہیے، یا پھر مرد اسے مس نہیں کرسکتا، چاہے خاوند کے علاوہ کوئی محرم ہی کیوں نہ ہو.

واللہ اعلم.